مسلمانوں ہی کو معدنیات اور تیل کے ذخائر پر آباد کر دیا ہے تیل کے نشے میں مبتلا امریکی جانتے ہیں کہ جب مسلمان بگڑ گئے تو امریکہ کیلئے ڈالر کے بدلے بھی تیل کا حصول مشکل ہو جائے گا اس لئے انہوں نے چھیننے کا راستہ اختیار کیا۔

عرب اسرائیل جنگ کے دوران جب سعودی عرب کے شاہ فیصل نے تیل کے چشموں کو آگ لگانے کی بات کی تو امریکیوں کو ایسے لگا کہ جیسے کسی نے ان کا ہیروشیما اور ناگاسا کی بنا دیا اپنے مستقبل کو محفوظ کرنے اور تیل کی دولت کو ہتھیانے کیلئے انہوں نے ایک طویل مدتی پالیسی پر کام شروع کیا ابتداء انہوں نے ذوالفقار علی بھٹو اور شاہ فیصل سے نجات حاصل کر کے کی ۔ اگلے مرحلے میں صدام حسین سے کویت پر حملہ کروادیا۔کویت پر حملہ کرا کے امریکہ نے تین مقاصد حاصل کر لئے: ایک، دو برادر اسلامی ملکوں کو لڑا دیا۔ دوسرا عراق جنگ کے تمام اخراجات کویت اور سعودی عرب سے بمعہ سود وصول کئے اور تیسرا اپنے جنگی ہتھیار ٹسٹ کر لئے ۔وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں کا ہوا کھڑا کر کے صدام حسین سے نجات حاصل کر لی اور بالآخر عراق میں بمعہ لاؤلشکر کے آ بیٹھا۔ اس تمام ڈرامے کا مقصد صرف عراق کے تیل پر قبضہ جمانا تھا اب امریکہ نہ صرف عراق کے تیل سے استفادہ حاصل کر رہا ہے بلکہ اپنے حرامی بچے اسرائیل کو بھی عربوں کی بدولت سے نواز رہا ہے۔

دوبئی میں تیل کے ذخائر چار پانچ سال میں خشک ہو جائیں گے سعودی عرب اور مشرق وسطیٰ کے تیل کے ذخائر پچیس (25) سال میں ختم ہو جائیں گے لیکن دنیا کی تیل کی ضروریات بڑھتی جارہی ہے اور اس بڑھتی ہوئی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ایک علاقہ ابھر کر سامنے آ رہا ہے اور وہ ہے پاکستان افغانستان سے لیکر وسطی ایشیائی ریاستوں تک پھیلا ہوا علاقہ ہے جو اگلے سو سال تک دنیا کی انرجی کی ضروریات پوری کر سکتا ہے امریکہ کی للچائی ہوئی نظریں اب اس علاقہ پر ہیں ۔سی آئی اے کے ذریعے 11 ستمبر کا واقعہ کرا کے اور اپنے ہی 3500 لوگوں کا دھڑن تختہ کرا کے امریکہ افغانستان میں در آیا۔ مقصد یہ تھا کہ افغانستان کی راہداری کو استعمال کر کے وسطی ایشیائی ریاستوں تک رسائی حاصل کی جائے ۔ پاکستان تو ویسے بھی امریکہ کا لے پالک ہے۔

میں سلام پیش کرتا ہوں ان تمام غازی اور شہیدوں کو جنہوں نے چین اور سکون کے بجائے غربت ،تنگدستی ،جدوجہد ،تکلیف اور شہادت کا راستہ اختیار کر کے امریکیوں کو افغانستان کی مٹی چٹوادی ۔ڈسکو کلبوں میں شراب کے نشے میں دھت نیم عریاں جسموں کے ساتھ تھرکنے والے ،امریکیوں کو یہ اندازہ نہ تھا کہ اقبال

کے شاہین اور مرد کوہستانی کا جھپٹنا، پلٹنا اور پلٹ کر جھپٹنے کا انداز کیا ہوتا ہے ۔اللہ نے مسلمانوں کو ویسے بھی یہ کہہ کر طاقت کا انجکشن لگا دیا کہ جا تیری زندگی اور موت ،اچھی اور بری تقدیر میرے ہاتھ میں ہے اس لیے تو مسلمان آنے والے کل سے بے خوف ہے اور شہادت میں رب کی رضا کا متلاشی ہے ۔یہی بات امریکیوں کو بڑی دیر تک سمجھ نہ آسکی ۔زخم خوردہ امریکی نہ چاہتے ہوئے بھی آج افغانستان سے اپنا بوریا بستر گول کر رہا ہے ۔اگر ایسا نہ کریں تو نہ صرف ان کی ہلاکتوں میں اضافہ ہوگا بلکہ انکی چودہ ہزار ارب ڈالر کی مقروض اقتصادیات ٹائی ٹینک کی طرح غرق سمندر ہو جائیگی ۔

امریکہ نے جو حرکتیں افغانستان اور پاکستان میں کی ہیں اور بدلے میں جو ذلت اسے ملی اس سے امریکیوں کو یہ سبق حاصل کرنا چاہیے کہ وہ علاقے کا غنڈہ بن کر اپنے مقاصد حاصل نہیں کر سکتا بلکہ اسے چینیوں (Chinese) کی طرح اچھا تاجر بننا پڑے گا ۔باہمی احترام کیساتھ رہنا پڑے گا ۔دوسروں کی علاقائی خودمختاری کی عزت کر کے اپنی عزت کروانی ہو گی ورنہ وہ دن دور نہیں جب امریکہ کے 52 (باون)ستارے 9 (نو)حصوں میں تقسیم ہو جائیں گے اور USSR کی طرح USA بھی تاریخ کا حصہ بن جائے گا ۔اِنشاء اللہ

سعودی عرب ایران تنازعہ

(بقیہ صفحہ ۱۸ سے)

لیکن اس کا ایک آسان حل بھی ہے جسے اختیار کر کے ایران اور سعودی عرب اس خطرناک صورت حال پر قابو پا سکتے ہیں وہ حل یہ ہے کہ دونوں مما لک تیل کی سپلائی میں ایک بڑی حد تک کمی کر کے دنیا کو امنڈتے ہوئے اقتصادی تباہی کے خطرے سے نجات دلا سکتے ہیں اور تیل کی قیمتی دولت کو محفوظ رکھ کر مستقبل میں بہتر طور پر استعمال کر کے خیر و برکت کا ذریعہ بنا سکتے ہیں ۔رہا فرقہ واریت کا مسئلہ تو اسے دونوں مما لک کی اخلاقی صوابدید پر چھوڑ دیا جانا چاہئے کہ جس سے وہ اچھی طرح نمٹ لیں گے جیسا کہ وہ صدیوں سے نمٹتے چلے آئے ہیں ۔پاکستان کو اپنے خطے میں قیام امن کے اقدامات کو متوازن بنانے کیلئے ترجیحات کا از سر نو تعین کرنا ہوگا کیونکہ ایک طرف ایران یورپ سے 20 بلین ڈالر کے 160 مال بردار طیارے خرید رہا ہے تو دوسری جانب بھارت فرانس سے (150 بلین ڈالر کے سودے میں سے) 20 بلین ڈالر مالیت کے 42 جنگی طیارے خریدنے کا معاہدہ کر رہا ہے جس کے سبب امن اور جنگ کی تیز و تند ہوائیں دونوں سمتوں سے ہمارا خیر مقدم کرنے کو تیار ہیں ۔اس لئے لازم ہے کہ ہم اپنی ترجیہات اور سمت کا ابھی سے تعین کر لیں ۔

مولانا محمد اسرار مدنی*

افغان طالبان کا فکری پس منظر
''بدر الفتاویٰ'' کے تناظر میں

عالمی مسلح جہادی تنظیموں داعش، حزب التحریر، بوکوحرام وغیرہ اور طالبان میں بنیادی فرق

فقہ اسلامی اور اس کے متعلقہ علوم مثلاً تفسیر، اُصول تفسیر، حدیث، جرح وتعدیل، اصول فقہ، اشباہ و نظائر، قواعد کلیہ، فروق وغیرہ میں جو کام گزشتہ تیرہ سو برسوں میں ہوا ہے دنیا کا کوئی قانونی نظام اپنی وسعت، جامعیت، گہرائی اور گیرائی میں فقہ اسلامی کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ مغلیہ دور حکومت میں آٹھ سو سال فقہ حنفی قانونی نظام کے طور پر حکومت چلاتا رہا...... جبکہ تمام مسلم حکومتیں، عدل و انصاف، سماجی، معاشرتی، عائلی، سیاسی اور قانونی مسائل اسی کے ذریعے حل کرتے رہے...... مسلمان کیا غیر مسلم بھی اس کی جامعیت اور حقانیت کے معترف تھے...... آج بھی اگر مسلم حکومتیں فقہ اسلامی کو اپنے نظام عدل و حکومت کا حصہ بنائیں تو بہت سے داخلی تنازعات و انتشار سے چھٹکارا ممکن ہے...... فقہ اسلامی کی سب سے بڑی خاصیت اسکی لچک (Flexibility) ہے جو ہر دور میں مسائل حل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

فقہ اسلامی میں نظام قضا کے علاوہ نیم عدالتی ادارے بھی اہمیت کے حامل رہے، جس میں ادارۂ افتاء یا دارالافتاء، تحکیم و ثالثی، وکالت، نظام احتساب وغیرہ شامل ہیں......کوئی بھی حقیقی اسلامی ریاست مذکورہ نظامہائے عدل وسلطنت سے خالی نہیں رہا۔

افغان طالبان اور فقہ اسلامی کا نفاذ

برصغیر کی طرح افغانستان میں طالبان نے حکومت سنبھالتے ہی اس کا عملی نفاذ کیا۔ مگر بدقسمتی

---

* نائب مدیر الحق و مدرس جامعہ ہذا